والله یهدی من یشاء الی صراط مستقیم

بحمد الله که عجاله نافعه غلاله رابعه متضمن جوابات سوالات حادثی افادات

وهدایات مسمے به

صراط مستقیم

جلیله قلم بدایع رقم عالیجناب افادت مآب فاضت انتساب الفاضل الهمام العلیم العلم العلام سلالة العلماء الکرام ذوی المجد الازهر الفضل الاظهر جناب المعجب لو السید علی اکبر حرسه الله

عن کل شر

بمقام لکھنؤ محله فراشخانه وزیر گنج بتاریخ بست وششم ماه ربیع الاول سنه ۱۳۰ هجری

در مطبع اثنا عشری باهتمام سید عابد علی طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الحکیم القدیر العلیم الخبیر الذی لیس کمثلہ شیٔ وھو السمیع البصیر فاطر الارض والسموات صانع الموجودات ومحیی الاموات المنزہ عن شوائب الجسم والمکان وحوادث الزمان الاوان لا یشغلہ شان عن شان فکل یوم ھو فی شان المتصف بالکمال والجمال المتفرد بالکبریاء والجلال فاشھد ان لا الٰہ الا اللہ حقاً حقاً ولا نعبد الا ایاہ عبودیۃ ورقاً ونشھد بوحدانیتہ ایماناً وتصدیقاً وحدہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ ارسلہ بالھدی ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون واللہ متم النورہ ولو کرہ الکافرون والصلوۃ والسلام علیہ وآلہ الھداۃ المھدیین الذین ھم عن جمیع الارجاس والانجاس طاھرون مطھرون۔ اما بعد

ارباب الباب زاکیہ اصحاب اذہان صافیہ پر روشن ہو کہ بالفعل بذریعہ تحریر
دلپذیر بعض اخلاء روحانی و اولاء ایمانی واضح ہوا کہ بعض روسا معززین نا بین
تحقیقات مذہب حق پر مائل و براغب اور پانچ سوال مندرج اخبار سرمور گزٹ
کر کے جواب باصواب کے بطور عقلی طالب ہین ازبسکہ حال لیاقت علمی و کیفیت
مذہبی سائل موصوف کی معلوم نہین ہے تاکہ وس طریقہ خاص پر ہمت بی بضاعت کو
مصروف اور جانب تحریر جواب وتسطیر خطاب کے عنان قلم ضراعت رقم کو
بنہج صواب معطوف کیا جاوے لاجرم اقل الانام سراپا آثام نے مضامین
چند عام فہم وسودمند مرغوب و دلپسند ذیل جواب سوالات مین بطور عقلیات
واقناعیات حوالہ قلم ضراعت رقم کئیے ہین امید واثق اور رجا صادق درگاہ
جناب احدیت بارگاہ جناب صمدیت عز اسمہ سے یہہ ہے کہ صاحبان عدل و
انصاف تارکان جدل واعتساف کو ہدایت دین قویم وملت ابراہیم اور
رہنموی صراط مستقیم شریعت رسول کریم سرفراز فرماوے واللہ یحق الحق
ویہدی الی سواء السبیل وہو حسبی نعم الوکیل وانا العبد الذلیل
الاحقر السید علی اکبر بن العلامۃ الاوحد
رضوان مآب سلطان العلما جناب السید
محمد طاب ثراہ وجعل الجنۃ
المثواہ

باسمہ سبحانہ جل شانہ

سوال اول خدا کی ہستی کا ثبوت

جواب باصواب واضح ہو کہ وجودِ کردگار نہایت روشن وآشکار ہے
تمامی موجودات کو بزبانِ حال اقرار ہے۔ دلائل وبراہین اوسکے کتب
مبسوطہ مین مذکور ومسطور ہین لیکن خلاصہ اوسکا جو ذہن نشین اہلِ دانش
وخاطر گزین اربابِ بینش بطور عقلی ہوسکے یہہ ہے کہ ہرگاہ حکمائے سابقین
وعقلائے سالفین نے بنظرِ دوربین وچشم بصیرت آئین موجوداتِ عالم کو
دیکھا تو ہر موجود مین چار علّتین پائی گئین اول **علّت مادی** یعنی اصلیت
جسمانی اوسکی دوم **علّت صوری** اوسکی یعنے شکل مربع یا مثلث یا مدوّر
وغیرہ سیوم **علّت غائی** یعنے غرض ومطلب اوسکا چہارم **علّت
فاعلی** یعنے بانی وصانع یا سبب وجود اوسکا چنانچہ تخت وکرسی ومیز مین
علّت مادی اوسکی لکڑی ہے اور علّت صوری اوسکی مربع یا مسدس یا مدور ہے

اور علت غائی اوسکی نشست وغیرہ ہے اور علت فاعلی اوسکی نجار و کاریگر ہے
اسیطرح موجودات و ممکنات عالم مین چارون علتیں پائی جاتی ہین تین علتین
یعنے مادی و صوری و غائی یہان بحث طلب نہین ہین بلکہ صرف علت فاعلی
لائق تنقیح ہے اور اوسیکی معرفت مین درمیان مذاہب و ادیان کے اختلاف
عظیم پیدا ہوا ہے چنانچہ جن لوگون نے عناصر اربع مین پانی کو باعث وجود موجودات
اور موجب نشو و نمای نباتات اور بقائے جملہ ممکنات تصور کرکے علت فاعلی
قرار دیا اونہون نے پانی کو لائق تعظیم و پرستش اور کسی دریا یا نہر کو صاف یا
عمیق یا قدیم انتخاب کرکے قابل ستائش و پرستش قرار دیا اور موالید ثلثہ مین
اول موجودات سے پتھر کو اور اول الاشکال شکل کردی کہ لائق تعظیم سمجھکر پتھر کو
بشکل مخروطی یعنے گاجر کے تراش کر پرستش کی اور اول نباتات مین کسی نے
پیپل کو کسی نے صنوبر کو کسی نے شمشاد کو لائق ستائش قرار دیا لیکن
جنہون نے یہہ تصور کیا کہ پانی سرد ہے جسکی شان سے جمود ہے اور جمود
باعث حس و حرکت و حیات وغیرہ نہین ہو سکتا تو پانی کو علت فاعلی ناقص
تصور کرکے نار کو اول و اعلی اور الطف و قوی سمجھکر علت فاعلی موجودات کا
قرار دیا گیا اور آتش پرستی اختیار کی اور جن لوگون نے نار و نور سب
ستارون مین دیکھا تو ستارہ پرستی اختیار کی اور جنہون نے اصل مجمع نار و
نور و حرارت کا آفتاب عالمتاب کو تصور کیا اور دیکھا کہ اوسکے سبب سے

نشو ونمائے نباتات واشجار شگفتگی ریاحین واز ہار پختگی حبوب واثمار ہوتے ہے اونہون نے آفتاب کو علت فاعلی کامل اور موثر کلی اور خالق عالم تصور کر کے آفتاب پرستی اختیار کی اور جنہون نے آفتاب ودیگر کواکب کی اشکال وارواح قرار دیئے اونہون نے تصویرات وتماثیل بنا کر اوسکی پرستش کی اور جن لوگون کے عقل سلیم وذہن مستقیم نے یقین کیا کہ آفتاب بسبب طلوع و غروب زوال وافول اور جسمیت ومکانیت وظہور وخمول کے ہر وقت اور ہر حال وہر مقام وہر چیز مین موثر کامل نہین ہو سکتا اونہون نے آفتاب کو بہی علت ناقصہ تصور کیا اور تماثیل واصنام کو تصاویر قلم کشیدہ بت ہائے تراشیدہ بیکار وبے اختیار مجبور وناچار سمجھکر یقین کیا کہ تمام عالم کا ایک علت فاعلی اور ہے جو موثر تام اور مستقل بالذات اور کامل الصفات ہے جو من جمیع الوجوہ نقائص ذاتی وعیوب صفاتی سے مبرا ومنزہ ہے اور صفات جمال وکمال سے متصف ومحلا ہے اوسیکو عرب مین اللہ اور عجم مین خدا اور انگریزی مین گاڈ اور عبرانی مین یہواہ اور ہند مین پرمیسر ونرنکار کہتے ہین اور بعد اسکے جو اختلافات اوسکی صفات ثبوتیہ وسلبیہ مین پیدا ہوے ہین اوسکا تذکرہ باعث طول ممل اور اطناب مخل ہے لیکن اس تقریر سے اصلیت مذہب بت پرست وآتش پرست وستارہ پرست وآفتاب پرست وخدا پرست کی بطور عقلی واضح ہوگئی مگر مذہب دہریہ اون سب سے علیحدہ ہے جو زمانہ کو موثر

عالم قرار دیتے ہین حالانکہ زمانہ ایک استداد موہوم کا نام ہے جو موثر تام نہین ہوسکتا اور اگر من حیث المجموع دورۂ فلکی اور حرارت آفتاب و برودت آب و دیگر اجرام و عناصر وغیرہ سے مراد لیجاوے تو ہر واحد محتاج ہوگا دوسرےکا اور موثر تام نہین ہوسکتا اور ہرگاہ عقل و حکمت و شعور بہی اومین نہین ہے تو حکمت ہاے عجیب و غریب کا ظہور کیونکر ہوسکتا ہے پس مذہب دہریہ بہی باطل ہے اور اسیطرح سے مذہب طبعین کا ہے کہ جو ہر شی مین طبیعت موجودہ کو موثر کامل اور مدبر تام تصور کرتے ہین اور کسی خالق و صانع یعنے علت فاعلی کو بجز طبیعت کے نہین مانتے ہین حالانکہ اونکا قول اسوجہ سے باطل ہے کہ طبیعت کو بالذات کوئی ادراک و شعور حاصل نہین ہے پس یہہ کیونکر ہوسکتا ہے کہ صنائع عجیبہ بدائع غریبہ اوس بے شعور و لاعقل سے پیدا ہوسکین جنکی ادراک سے عقول بشریہ قاصر اور فہم انسانیہ خاسر ہے چنانچہ خیال کرو کہ اگر قوام شکر کا دفعتہً کسی سطح پر ڈالدیا جاوے تو بسبب میلان طبیعی کے جو پانی مین ہے پہیل جاتا ہے لیکن کوئی شکل مربع یا مدور یا مسدس یا مثلث اوس سے پیدا نہین ہوسکتی اور ہرگاہ ہمنے مشاہدہ کیا کہ قوام شکر سے انواع و اقسام کے حلویات خوشگوار شیرینی ہاے ذائقہ دار بناے گئی ہین جنکی اشکال مختلف مزاجہاے مختلف ذائقہ ہاے مختلف قوامہاے مختلف مشہود ہین تو عقل سلیم حکم کرتی ہے کہ کوئی بنانیوالا صاحب ارادہ و قدرت و حکمت ہے جو بطور حکمت

وصلحت کے بناتا ہے اسیطرح سے خیال کرو کہ نطفہ انسانی کا ایک رنگ اور ایک قوام ہے اور بیضہ حیوانی مین صرف زردی و سفیدی ہے مگر اوس سے کسطرح بچہ پیدا ہوتا ہے جسکے اعضا و جوارح مثل چشم و گوش و پا و سر و امعا واحشا و جگر و بال و پر ہوتے ہین ہر عضو کا مزاج مختلف شکل مختلف قوام مختلف ترکیب مختلف ہے پس عقل سلیم بیقین کامل تسلیم کرتی ہے کہ کوئی صانع حقیقی خالق تحقیقی ہے جو صاحب قدرت اور صاحب حکمت ہے کہ رحم انسانی سے انسان کو باشکال والوان مختلفہ و بیضہ حیوانی سے طائران رنگا رنگ و جانوران خوش رنگ و خوش آہنگ کو بانواع متنوعہ پیدا فرمایا ہے اور اس حکمت و مصلحت کے ساتھہ ہر عضو کو مقام لائق اور محل فائق پر موضوع و مصنوع فرمایا ہے کہ کوئی حکیم کامل مہندس عاقل اوس سے بہتر کوئی محل و موقع تجویز نہین کر سکتا پس بیان متذکرہ بالا سے صاف صاف ظاہر ہوگیا کہ کوئی علت فاعلی اور موثر تام ہے جسکو خالق کل صانع کل کہتے ہین اور وہ صاحب علم و حکمت اور صاحب ارادہ و قدرت بطور کامل ہے تمامی نقائص و عیوب سی پاک ہے اور جملہ صفات کمال و جمال کے ساتھہ متصف ہے اور یہی مذہب اہل اسلام کا ہے واللہ یعلم

سوال دوم خدا ہم مین موجود ہے یا ہمسے جدا ہے۔

جواب باصواب واضح ہو کہ جواب اول سے جواب دوم بھی پیدا ہوگیا کیونکہ جب عقل سلیم نے تسلیم کیا کہ ہر موجود مین علت فاعلی موجود ہے چنانچہ

تخت مین علت فاعلی نجار ہے لیکن اوسمین پیہا نہین ہے اور علت فاعلی موجودات کا بنا بر مذہب اونکے آب یا نار یا آفتاب ہے لیکن اوسمین پیہا نہین ہے بلکہ اثر فعل نجار یا اثر آب یا اثر آفتاب یا اثر نار موجود ہے آفتاب یا نجار بذاتہ نہ سب مین ساری ہے نہ ہر ایک مین داخل ہے نہ ہر ایک مین حال ہے نہ ہر ایک کا محل ہے اور باایںہمہ سب مین موجود ہے اور جدا بہی نہین ہے پس جناب باری جو علت کل موثر تام مستقل بالذات خالق تمام عالم ہے نہ جدا ہے نہ شامل ہے نہ داخل ہے نہ حال ہے نہ محل ہے نہ جسم ہے نہ جسمانی ہے نہ مکانی ہے نہ زمانی ہے بلکہ قدرت کاملہ اوسکی سبکو شامل ہے اور علم وحکمت اوسکا سب پر حاوی ہے واللہ اعلم

سوال سوم ارواح واجسام کے درمیان کیا تعلقات ہین۔

جواب باصواب واضح ہو کہ جو لوگ روح کو بخار لطیف سمجہتے ہین وہ تعلق اوسکا عرضی وعارضی سمجہتے ہین جسطرح جیسے بو گلاب مین یا حرارت پارۂ آتش مین اونکے نزدیک فنا سے جسم سے روح بہی فنا ہو جاتی ہے امو خیر وشر ثواب وعذاب بہشت ودوزخ کچہہ بہی نہین ہے اور یہہ مذہب طبیعین کا ہے جسکو ہر ملت ومذہب نے باطل قرار دیا ہے کیونکہ مذہب و کتب نے تسلیم کیا ہے کہ روح انسانی بعد مفارقت جسمانی کے باقی رہتی ہے اور ادراک لذت والم اوسکو حاصل ہوتا ہے اور اختلاف ہے تو اوسکی ماہیت مین ہے حکما

فلاسفہ اوسکو جوہر مجرد عن المادہ قائم بالذات کہتے ہین اور اہل اسلام اوسکو
جسم لطیف کہتے ہین باایںہمہ اصلیت وماہیت روح کی بجز خدا وعالم کے
کوی نہین جانتا بہرحال دونون صورتون مین روح انسانی بعد مفارقت
جسمانیکے باقی رہتی ہے پس بدین صورت تعلقات درمیان ارواح واجسام
کے اوسیطرح کے ہین جسطرح کہ انسانکو لباس سے اورمکین کو مکان سے اور
شمع کو فانوس سے تعلق ہے چنانچہ اگر فانوس کے شیشے ہرطرف مختلف رنگ
کے ہون تو روشنی شمع کی کسی طرف ہری کسی طرف سرخ کسی طرف آبی
کسی طرف سفید معلوم ہوتی ہے اور جب شمع کو فانوس سے علیحدہ کرو تو
اوسکی روشنی صاف بلکہ زیادہ تر شفاف ہوجاتی ہے اور فانوس بیکار
ہوجاتی ہے اسیطرح سے روح انسانی اصل ادراک کرنیوالی ہے چنانچہ جبتک
جسم مین ہے بذریعہ پردہ گوش کے سنتی ہے بذریعہ پردہ ہاے چشم کے دیکھتی
ہے بذریعہ زبان کے احساس ذائقہ کرتی ہے بذریعہ جلد بدن کے احساس
سردی وگرمی وسختی ونرمی کرتی ہے اور جب روح بدنسے نکل گئی توسب آلات
جسمانی بیکار ہوجاتے ہین اور روح کا حس وادراک زیادہ تر صاف وپاک
ہوجاتا ہے واللہ اعلم۔

سوال چہارم بعد موت کے کیا ہوگا۔

جواب باصواب اسیکا اگر انسان نے اپنی حیات مین اخلاق وعادات حسنہ

اعتقادات صالحہ اعمال وافعال حمیلہ اختیار کیئے ہین تو اوسکی روح کو کیفیت صفائی و نور اور حالت عیش و سرور اور مقام اعلی و پر نور نصیب ہوتا ہے اور اگر اعتقادات فاسدہ حرکات قبیحہ عادات خبیثہ صفات خسیسہ اختیار کیے ہین تو بعد موت کے روح اوسکی مقام تیرہ و تار محل ظلمت آثار مین گرفتار آلام و آزار ہوتی ہے اور تمثیل اوسکی یہہ ہے کہ جس شخص کی غذا ہاے فاسد اور اختلاط فاسد ہوتے ہین وہ علیل و بیمار اور مبتلاے امراض و آزار ہوتا ہے حالت بیداری مین منغص و مکدر رہتا ہے اور وقت خواب کے خوابہاے پریشان و دل ازار دیکھتا ہے اور جس شخص کی غذاے پاک و صاف اور اخلاط صالحہ ہوتے ہین وہ بیداری مین فرحناک و شادمان رہتا ہے اور خواب مین خوابہاے خوشگوار اور گلگشت گلزار اور تماشاے باغ و بہار اور مکانات زرنگار دیکھتا ہے اسیطرح سے بعد موت کے جسکی روح پاک و صاف ہے اوسکو عشرت و سرور اور لذات نعمتہاے موفور اور مقام پر ضیا و پر نور نصیب ہوتا ہے اور جسکی روح خبیث و نجس ہے اوسکو مقام دار البوار محل ظلمت آثار انواع آلام و آزار نصیب ہوتا ہے تفصیل احوال اقوال مقربان درگاہ حضرت ذو الجلال اور خدا رسیدگان با علم و کمال سے معلوم ہو سکتی ہے لیکن جو لوگ کہ تناسخ یعنے آواگونکے قائل ہین بدین صورت کہ روح انسانی بعد مفارقت جسمانی کے بسبب اعمال اپنے کسی اچھے جسم انسانی

یا بُرے جسم انسانی مین پھر حلول کرتی ہے سیسے جنم لیتی ہے اوسکی کوئی دلیل معقول نہین ہے کیونکہ اگر خداوند عالم کو اسی دنیا مین جزا و سزا دینا منظور ہو تو ایک ہی جنم مین جزا و سزا دیسکتا ہے ضرورت آواگون نہین ہے اور جبکہ کوئی ضرورت آواگون نہین ہے اور ہر عمل کا بدلا اس دنیا مین نہین ملتا تو یقین ہوا کہ دار مکافات اور ہے اور دار دنیا اور ہے واللہ یعلم۔

سوال پنجم۔ مذاہب کا بانی خدا ہے یا انسان۔

جواب باصواب خداوند علیم خالق حکیم کا یہہ کام نہین ہے کہ مذاہب مختلفہ بنا وے اور لوگونکو راہ راست اور مذہب حق سے بہکاوے اور ہر فرقہ کو بادیہ حیرت اور وادی ضلالت مین سرگردان فرماوے بلکہ خداوند عالم واسطے ہدایت بنی آدم کے ایک بندہ خاص مطیع با اخلاص کو فیضان علوم و عرفان انوار صدق و ایقان تجلیات ضیاے ایمان سے سرفراز و ممتاز فرماتا ہے اور امور صدق و صواب اور مصالح معاش و معاد خاص و عام بوحی و القا و الہام اوسپر آشکار فرماتا ہے پس اوسکی ہدایت و ارشاد سے جوکچھہ معارف ربانی عبادات یزدانی اعتقادات حسنہ اخلاق مرضیہ صفات حمیدہ و افعال و اعمال پسندیدہ و دیگر مصالح دنیاویہ و عقباویہ تلقین ہوتے ہین اوسی طریقہ کو شریعت صادق اور مذہب حق کہتے ہین لیکن جن لوگون نے اپنے نواقص افہام و اوہام یا بسبب شکوک و ابہام یا آراے ناقصہ انسانی یا وساوس شیطانی یا ہواجس نفسانی کے عقائد فاسدہ

۔۔۔ ندہ علوم باطلہ افعال ردیہ اخلاق ذمیہ اختیار کرکے مذہب
نام رکہا ہے اونکا مذہب باطل اور درجہ اعتبار سے ساقط ہے اور اگر کوئی
شخص چشم بصیرت اور دیدہ بصیرت سے ملاحظہ کرے تو ہر مذہب کے اصول و
فروع سے ظاہر ہو جاتا ہے کہ مقرون بحق ہے یا نہین چنانچہ جو معارف
ربانیہ معالم سبحانیہ عقائد ایمانیہ طریقہ عبادات وطہارت ونجاسات اور
احکام معاملات و معاہدات اور حدود و تعزیرات وغیرہ شریعت اسلامیہ مین
ماخذ ہین وہ نمونہ فیضان حضرت ذوالجلال اور رحمت ایزد لایزال ور حکمتہائے
دینیہ و دنیویہ اور مصلحت ہائے عقباویہ سے مالامال ہین تمامی مذاہب دنیا سے
افضل وخوشتر اور جمیع ملل ونحل سے اکمل وبہتر ہین چنانچہ منجملہ طریقہائے عبادات
کے نماز پنجگانہ ہے کہ اوس سے بہتر کسی مذہب مین طریقہ عبادت نہین ہے اسواسطے کہ
کسی مذہب مین کہڑے ہوکر کسی مذہب مین بیٹہکر کسی مذہب مین سر جہکاکر کسی
مذہب مین سجدہ کرکے عبادت کرتے ہین اور نماز پنجگانہ مین قیام وقعود رکوع
سجود کرکے من جمیع الوجوہ خداوند یگانہ کے سامنے عبادت و بندگی تعظیم و پرستندگی
اور اپنی عاجزی و سرافگندگی اور اوسکی تعریف وستایندگی بجا لاتے ہین
تاکہ کوئی طریقہ عبادت باقی نرہے اور کوئی عضو جسمانی اوسکی اطاعت سے
محروم نرہے اور شبانہ روز مین پانچ وقت مقرر کیئے ہین کہ کوئی رات اور کوئی
دن عبادت سے خالی نرہے اور حساب ماہ ہائے قمری اسواسطے مقرر کیا ہے

کہ کوئی فصل سردی و گرمی ربیع و خریف عبادت سے عاری نہ رہنے کیونکہ اگر حساب شمسی ہوتا تو حج یا زیارت یا عید یا رمضان وغیرہ ایک ہی فصل مین ہوتے اور دوسری فصل پاس عبادت سے خالی رہتی اور اسیطرحسے جبکہ معلوم کر کہ خالق و صانع تمام عالم کا خداوند یگانہ ہے تو جو عبادت و بندگی اوسکے واسطے مخصوص ہے خصوصًا سجدہ عبودیت کہ نہایت مرتبہ بندگی اور عاجزی و سرافگندگی کا ہے دوسرےکے واسطے ناجائز قرار دیا کیونکہ جو تعظیم بادشاہ کی ہو وہ اوسکے غلامونکے واسطے جائز نہین ہے بدینوجہ اہل اسلام یگانہ پرست کہلاتے ہین علی ہذا القیاس شریعت اسلام مین حکمتہائے گوناگون و مصلحت ہائے بوقلمون و منفعت ہائے ازحد افزون ہین کہ بنظر اختصار قلم انداز کیئے جاتے ہین واللہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم۔ واللہ یعلم بالصدق و الصواب والیہ المبدء والیہ الماب فقط حررہ العبد الذلیل الاحقر السید علی اکبر عفی عنہ۔ نہم ربیع الاول ۱۳۱۲ ہجری م۔

تمت

بتاریخ نوین ماہ ربیع الثانی ۱۳۱۲ ہجری مطبوعہ مطبع اثنا عشری باہتمام سید عابد علی مقام لکھنؤ محلہ نرا شخاص و زیر گنج۔